بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
فی پرچہ ۱۵ پیسے
قیمت
جلد ۵۹/۲۴ | ۴ شعبان ۱۳۹۰ھ - ۶ اخاء ۱۳۴۹ ہش - ۶ اکتوبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۲۸

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۵ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں؛

• ربوہ ۳ اخاء کو نمازِ مغرب کے بعد مسجد مبارک میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے کی بعد ازاں مکرم سید محمد احسن صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض پُرمعارف اشعار درثمین میں سے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ تلاوت اور نظم کے بعد علی الترتیب مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے "اولیائے امت کے الہامات" کے موضوع پر، مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم سابق مبلغ انچارج گھانا مشن نے "جماعتی نظام کے لئے اصول و ہدایات" کے موضوع پر اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مبلغ ماریشس نے "جمع احادیث کے لئے محدثین کی کاوشیں" کے موضوع پر اپنے تحقیقی مقالے پیش کئے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے حاضرین کو ایک بہت پُرمعارف خطاب سے نوازا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا دنیا میں انسان نے خدا تعالیٰ کے متعلق تین نظریئے قائم کئے ہیں۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ خدا ہے ہی نہیں۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو یہ نظریہ رکھتا ہے کہ خدا عالمین کا خالق تو ہے لیکن ربّ العٰلمین نہیں ہے۔ وہ انسان کی بعض ضرورتوں کو تو پورا کرتا ہے بعض کو نہیں کرتا۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے بندوں سے ذاتی تعلق رکھنے والا خدا نہیں ہے۔ اِس زمانہ میں یہودیوں نے اِس نظریہ کو بہت پھیلایا ہے یہ بھی دراصل دہریت ہی کی ایک شاخ ہے۔ تیسرا نظریہ وہ ہے جو اسلام نے بیان کیا ہے۔ یعنی یہ کہ وہ ہمہ قدرت ہمہ طاقت قادر و مقتدر خدا ہے۔ وہ عالمین کا خالق بھی ہے اور ربّ العٰلمین بھی ہے۔ وہ اپنے بندوں سے زندہ اور حقیقی تعلق قائم کرتا ہے۔ دراصل یہی وہ عقیدہ ہے جو انسان میں خدا تعالیٰ کی ہستی، اس کی صفات اور قدرتوں پر زندہ ایمان پیدا کرتا اور اسے استقامت عطا کرتا ہے جس کے زیرِ اثر وہ محبتِ الٰہی میں ترقی کر کے پہلے فنا کے مقام پر پہنچتا ہے اور پھر اس کی جناب سے نئی زندگی پاتا ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

نجات کیلئے ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں جو اپنے نفس کی قربانی ہے

ایسی قربانی کا نام اِسلام ہے جس کے معنے ہیں اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا

"اے پیارو یہ نہایت سچّا آزمودہ فلسفہ ہے کہ انسان گناہ سے بچنے کے لئے معرفت تامہ کا محتاج ہے نہ کسی کفارہ کا۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر نوحؑ کی قوم کو وہ معرفتِ تامہ حاصل ہوتی جو کامل خوف کو پیدا کرتی ہے تو وہ کبھی غرق نہ ہوتی۔ اور اگر لوط کی قوم کو وہ پہچان بخشی جاتی تو اُن پر پتھر نہ برستے۔ اور اگر اس ملک کو ذاتِ الٰہی کی وہ شناخت عطا کی جاتی جو بدن پر خوف سے لرزہ ڈالتی ہے تو اس پر طاعون سے وہ تباہی نہ آتی جو آگئی مگر ناقص معرفت کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی اور نہ اس کا نتیجہ جو خوف اور محبت ہے کامل ہو سکتا ہے۔ ایمان جو کامل نہیں وہ بے سُود ہے اور محبت جو کامل نہیں وہ بے سُود ہے اور خوف جو کامل نہیں وہ بے سُود ہے اور معرفت جو کامل نہیں وہ بے سُود ہے۔ اور ہر ایک غذا اور شربت جو کامل نہیں وہ بے سُود ہے۔ کیا تم بھوک کی حالت میں صرف ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو یا پیاس کی حالت میں صرف ایک قطرہ سے سیراب ہو سکتے ہو۔ پس اے سُست ہمتو! اور طلبِ حق میں کاہلو! تم تھوڑی معرفت سے، تھوڑی محبّت سے اور تھوڑے خوف سے کیونکر خدا کے بڑے فضل کے امیدوار ہو سکتے ہو۔ گناہ سے پاک کرنا اور اپنی محبت سے دل کو پُر کر دینا اُسی قادر توانا کا فعل ہے اور عظمت کا خوف کسی دل میں قائم کرنا اسی جناب کے ارادہ سے وابستہ ہے اور قانونِ قدرت قدیم سے ایسا ہی ہے کہ یہ سب کچھ معرفتِ کاملہ کے بعد ملتا ہے۔ خوف اور محبت اور قدردانی کی جڑ معرفتِ کاملہ ہے پس جس کو معرفتِ کاملہ دی گئی اُس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی اور جس کو خوف اور محبتِ کامل دی گئی اس کو ہر ایک گناہ سے جو بیباکی سے پیدا ہوتا ہے نجات دی گئی۔ پس ہم اس نجات کے لئے نہ کسی خون کے محتاج ہیں اور نہ کسی صلیب کے حاجتمند اور نہ کسی کفارہ کی ہمیں ضرورت ہے بلکہ ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں جو اپنے نفس کی قربانی ہے جس کی ضرورت کو ہماری فطرت محسوس کر رہی ہے۔ ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔ اسلام کے معنے ہیں ذبح ہونے کے لئے گردن آگے رکھ دینا یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا۔ یہ پیارا نام تمام شریعت کی روح اور تمام احکام کی جان ہے۔ ذبح ہونے کیلئے اپنی دلی خوشی اور رضا سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور کامل عشق کو چاہتا ہے اور کامل محبت کامل معرفت کو چاہتی ہے پس اسلام کا لفظ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کے لئے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے نہ کسی اور چیز کی ضرورت۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۶-۷)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ٦ ۔ اخاء ١٣٤٩ ہش

[redacted]

زندگی کے دو پہلو

دعا انسان کا کوئی آخری حربہ نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انسانی زندگی کے دو پہلو ہیں ایک جسمانی اور ایک روحانی۔ یہ دونوں پہلو ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ ایک متوازن زندگی وہی ہوتی ہے جس میں انسان جسمانی اور روحانی دونوں پہلوؤں سے شاہراہِ ترقی پر گامزن ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں جو اقوام صرف ایک پہلو پر زور دیتی ہیں وہ آخر میں گمراہ ہو جاتی ہیں۔ مثلاً جو لوگ صرف روح کی ترقی کے لئے کوشش کرتے ہیں وہ اس میں اتنا مبالغہ کر جاتے ہیں کہ آخر میں ترکِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور انسانوں سے قطع تعلق کر کے شہروں سے نکل کر آبادیوں کو چھوڑ کر ویرانوں۔ غاروں اور دُور افتادہ جگہوں میں جہاں انسانوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں رہتا اپنا مسکن بناتے ہیں تاہم ایسے لوگ بھی مجبور ہوتے ہیں کہ جسمانی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے خوراک وغیرہ حاصل کریں اس کے لئے وہ بھکشو بنتے ہیں اور بعض رسومات کے مطابق عوام سے اپنی ضروریات پوری کرواتے ہیں۔ کہنے کو تو وہ تارکِ دنیا کہلاتے ہیں مگر حقیقت میں وہ تارکِ دنیا نہیں ہوتے بلکہ دنیا کو بغیر محنت و مشقت کے اور ان اعضاء کو استعمال کرنے کے جو اللہ تعالےٰ نے اپنی مادی ضروریات پوری کرنے کے لئے عطا کئے ہیں وہ مادی ضروریات پوری کرنے کے لئے بھکشو وغیرہ بن جاتے ہیں۔

دراصل یہ لوگ اللہ تعالےٰ کے باغی ہوتے ہیں اور کفرانِ نعمت کے مرتکب ہوتے ہیں اس لئے وہ زندگی کا توازن قائم نہیں رکھ سکتے اور طرح طرح کے کاموں سے اس خامی کو پُورا کرتے ہیں جو اس طرح ان کی زندگی میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خواہ وہ رات دن اللہ تعالےٰ کی عبادت میں لگے رہیں وہ منشاء الٰہی کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے لوگوں کو جو نمازوں اور روزوں میں مبالغہ کرتے ہیں ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ میں کبھی راتوں کو نماز پڑھتا ہوں اور کبھی سو لیتا ہوں۔

چنانچہ اسلام میں رہبانیت کو ممنوع قرار دیا ہے۔ کچھ عرصہ کے لئے بطور مشق کے اگر کوئی انسان اپنی روحانی ترقی کے لئے مادی لذائذ سے پرہیز کرتا ہے تو یہ محض بطور دوا کے ہے نہ کہ بطور اصول کے۔ تاہم ترک دنیا کو زندگی کا اصول بنا دینا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اور جن اقوام نے اپنے رسولوں کی تعلیم کے خلاف یا اس کو غلط سمجھ کر ایسے طریق اختیار کئے ہیں وہ از روئے اسلام غلطی پر ہیں۔

الغرض اسلام یہ نہیں سکھاتا کہ دنیا کے کام دھندے چھوڑ چھاڑ کر صرف اللہ تعالےٰ کی یاد میں مصروف ہو جاؤ۔ اس کے باوجود اسلام کی تلقین یہ ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کو کبھی فراموش نہ کریں۔ خواہ دنیا کے کام ہی کیوں نہ کر رہے ہوں اللہ تعالےٰ کا خیال ہمارے دلوں میں موجود رہنا چاہیئے اور ہمیں اپنے دنیا کے کاموں پر بھی اللہ تعالےٰ کا رنگ چڑھا دینا چاہیئے۔

ایک کامل مسلمان اسلام کے نزدیک وہ ہے جو زندگی کے مادی اور روحانی دونوں پہلوؤں میں ایسا توازن قائم کرے کہ نہ تو وہ آجکل کی مغربی تہذیب کی طرح اللہ تعالےٰ سے بالکل بیگانہ ہو جائے اور نہ ہندو سادھوؤں کی طرح اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے قویٰ کی توہین اور تذلیل کا مرتکب ہو۔ بلکہ ایک مسلمان وہ ہے جو دنیا کے کام بھی پوری تندہی سے کرے اور جو اعضاء اور قویٰ اللہ تعالےٰ نے مادہ کی تسخیر کے لئے اس کو دیئے ہیں ان کو پوری پوری طرح استعمال کرے اور انتہائی زور خرچ کر دے۔ مگر حقیقی کامیابی کے لئے اس کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کو کسی وقت اپنے دل سے محو نہ ہونے دے۔ اور اُٹھتے بیٹھتے۔ لیٹے۔ چلتے پھرتے جیسی بھی حالت ہو اللہ تعالےٰ کو یاد کرے۔ اور ایسا اسی وقت ہو سکتا ہے جب اس کو اس امر پر ایمان ہو کہ یہ قویٰ اس کو اللہ تعالےٰ ہی نے دیئے ہیں۔ یہ عقل اور فکر اسی کی دین ہے اور ان کا صحیح استعمال کرنا میری ذمہ داری ہے۔ ایسا انسان ہی وہ مقام حاصل کر سکتا ہے جس کو اسلام نے نفسِ مطمئنّہ کا مقام کہا ہے جہاں انسان اللہ تعالےٰ کی جنّت میں زندگی بسر کرتا ہے۔ ایسی زندگی ہی صحیح اسلامی زندگی ہوتی ہے۔ یہ وہ زندگی ہے کہ ایک طرف تو انسان مادہ کی تسخیر کرتا ہے اور دوسری طرف تمام قوتوں کے منبع یعنی اللہ تعالےٰ سے نہایت مضبوط ایمانی تعلق قائم کر لیتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس جب خدا پر سچّا ایمان ہو کہ وہ میری دعاؤں کو سُننے والا ہے تو یہ ایمان مشکلات میں بھی ایک لذیذ ایمان ہو جاتا ہے اور غم میں ایک اعلیٰ یاقوتی کا کام دیتا ہے۔ ہموم و غموم کے وقت اگر انسان کو کوئی پناہ نہ ہو تو دل کمزور ہو جاتا ہے اور آخر وہ مایوس ہو کر ہلاک ہو جاتا اور خودکشی کرنے پر آمادہ ہوتا بلکہ بہت سے ایسے بدقسمت یورپ کے ملکوں میں خصوصاً پائے جاتے ہیں جو ذرا سی نامرادی پر گولی کھا کر مرجاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا خودکشی کرنا خود اُن کے مذہب کی موت اور کمزوری کی دلیل ہے۔ اگر اُس میں کوئی قوت اور طاقت ہوتی تو اپنے ماننے والوں کو ایسی یاس اور نامرادی کی حالت میں نہ چھوڑتا لیکن اگر خدا تعالےٰ پر آسے ایمان ہے اور اس قادر کریم ہستی پر یقین رکھتا ہے کہ وہ دعائیں سُنتا ہے تو اس کے دل میں ایک طاقت آتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ٢٠٣)

حدیث الرسولؐ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَیْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِیْ عُسْرِكَ وَیُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَیْكَ" (مسلم کتاب الامارہ باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة صفحہ ٢٠١ ج ٢)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تنگدستی اور خوشحالی خوشی اور ناخوشی کی حالت میں نیز حق تلفی اور ترجیحی سلوک کے باوجود غرض ہر حالت میں تیرے لئے امامِ وقت کے حکم کو سُننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

حضرت سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسیّہ

(مکرم محمد انیس الرحمٰن صاحب صادق شاھد آف مشرقی پاکستان)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

(سورہ جمعہ ع۱)

یعنی وہی خدا ہے جس نے اَن پڑھ قوم کی طرف اُن میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو باوجود اَن پڑھ ہونے کے اُن کو خدا کے احکام سُناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں جو عظیم الشان انقلاب دنیا میں ظہور پذیر ہوا اس کا ذکر فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّی ہونے کے باوجود ایک اَن پڑھ اور جاہل قوم کو تلاوتِ آیات اور نشانات و بیّنات کے ذریعے سے پاک کیا۔ اور اسے کتاب و حکمت سکھائی۔

یہ انقلاب عظیم محض ہمارے آقا و مولیٰ سرورِ کائنات فخرِ موجودات سیّد الاوّلین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی فداہ روحی وجنانی کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوا۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب ہمارے بزرگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں ظاہر ہوئے تو ایک انقلاب عظیم دنیا میں آیا۔ اور تھوڑے دنوں میں وہ جزیرۂ عرب میں جو بجز بُت پرستی کے اَور کچھ بھی نہیں جانتا تھا ایک سمندر کی طرح خدا کی توحید سے بھر گیا۔ (چشمہ معرفت)

اسی طرح ایک اَور مقام پر حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"جو تبدیلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشیوں میں کی اور جس گڑھے سے نکال کر جس بلندی اور مقام تک انہیں پہنچایا اس ساری حالت کو دیکھنے سے بے اختیار ہو کر انسان رو پڑتا ہے کہ کیا عظیم الشان انقلاب ہے جو آپؐ نے کیا۔ دنیا کی کسی تاریخ اور قوم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہ نری کہانی نہیں یہ واقعات ہیں جن کی سچائی کا ایک زمانہ کو اعتراف کرنا پڑتا ہے۔"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۷ء)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو پاک تبدیلی پیدا ہوئی اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمایا ہے:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ جو صدر اسلام کا وقت تھا اس زمانہ پر ایک وسیع نظر ڈال کر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نے کیونکر ایمان لانے والوں کو مذکورہ بالا ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ درجہ تک پہنچایا۔ کیونکہ ایمان لانے والے اپنی ابتدائی حالت میں اکثر ایسے تھے کہ جس حالت کو وہ ساتھ لے کر آئے تھے وہ حالت جنگلی وحشیوں سے بدتر تھی اور درندوں کی طرح ان کی زندگی تھی۔ اور اس قدر بداعمال اور بداخلاق میں وہ مبتلا تھے کہ انسانیت سے باہر ہو چکے تھے۔ اور ایسے بے شعور ہو چکے تھے کہ نہیں سمجھتے تھے کہ ہم بداعمال ہیں یعنی نیکی اور بدی کی شناخت کی حس بھی جاتی رہی تھی پس قرآنی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے جو پہلا اثر ان پر کیا وہ یہ تھا کہ ان کو محسوس ہو گیا کہ ہم پاکیزگی کے جامہ سے بالکل برہنہ اور بداعمال کے گند میں گرفتار ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ان کی پہلی حالت کی نسبت فرماتا ہے۔ اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ یعنی یہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت اور فرقان مجید کی دلکش تاثیر سے ان کو محسوس ہو گیا کہ جس حالت میں ہم نے زندگی بسر کی ہے وہ ایک وحشیانہ زندگی ہے اور سراسر بداعمالیوں سے ملوّث ہے تو انہوں نے روح القدس سے قوت پا کر نیک اعمال کی طرف حرکت کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ ان کے حق میں فرماتا ہے۔ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ۔ یعنی خدا نے ایک پاک روح کے ساتھ ان کی تائید کی۔ وہ وہی غیبی طاقت تھی جو ایمان لانے کے بعد اور کسی قدر صبر کرنے کے بعد انسان کو ملتی ہے۔ پھر وہ لوگ اس طاقت کے حامل ہونے کے بعد نہ صرف اس درجہ پر رہے کہ اپنے عیبوں اور گناہوں کو محسوس کرتے ہوں اور ان سے بیزار ہوں بلکہ وہ نیکی کی طرف اس قدر قدم اٹھانے لگے کہ صلاحیت کے کمال کو نصف تک طے کر لیا ـــــ اور کمزوریوں کے مقابل پر نیک اعمال کی بجا آوری میں طاقت بھی پیدا ہو گئی۔ اور اس طرح پر درمیانی حالت انکو حاصل ہو گئی۔ اور پھر وہ لوگ روح القدس کی طاقت سے بہرہ ور ہو کر ان مجاہدات میں لگے رہے کہ اپنے پاک اعمال کے ساتھ شیطان پر غالب آجائیں۔ تب انہوں نے خدا کو راضی کرنے کیلئے ان مجاہدات کو اختیار کیا جن سے بڑھ کر انسان کے لئے متصوّر نہیں۔ انہوں نے خدا کی راہ میں اپنی جانوں کی خس و خاشاک کی طرح بھی قدر نہ کی۔ آخر وہ قبول کئے گئے۔ اور خدا نے ان کے دلوں کو گناہ سے بکلّی بیزار کر دیا اور نیکی کی محبت ڈال دی۔"

(چشمہ معرفت)

حقیقت یہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور آپؐ کی پاکیزہ تربیت و تعلیم کے نتیجہ میں عظیم الشان تبدیلی صحابہ کرامؓ میں پیدا ہوئی۔ ان میں سے بعض نے وطن کی اور بعض نے رشتہ داروں کی، بعض نے عزت و آبرو کی بے مثال اور بے نظیر قربانی دی۔ حضرت بلالؓ رضی حبشہ سے ہجرت کر کے ہمیشہ ہمیش کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں دھونی رما کر بیٹھ گئے اور آپؐ کے عاشق صادق ہو گئے۔ اسی طرح حضرت صہیبؓ رومی نے اپنے علاقہ کو چھوڑ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری دی۔ حضرت خباب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بے مثال اور عظیم الشان جذبۂ فدائیت کا مظاہرہ کیا جب ان کو کفار نے قتل کر دینے کا ارادہ کیا تو آپؓ نے یہ شعر پڑھا ؎

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِیْ

یعنی میں موت کی بالکل پرواہ نہیں کرتا جبکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں اور نہ ہی مجھے اس بات کی پرواہ ہے کہ قتل کے بعد کس پہلو میں گروں گا۔

اسی طرح پر ایک نہیں، دو نہیں سینکڑوں واقعات تاریخِ اسلام میں ملتے ہیں جن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور آپؐ کی پاک تعلیم کے نتیجہ میں جو تبدیلی صحابہ کرامؓ میں ہوئی اس کا اندازہ ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کو جہاد فی سبیل اللہ کا شوق اس قدر تھا جس کی نظیر کسی سابقہ امت کے متبعین میں نہیں ملتی۔ مثال کے طور پر چند واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) حضرت سعد الاسودؓ ایک صحابی تھے انہیں حصولِ رشتہ میں سخت مشکلات پیش آئیں۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز پر حضرت عمروؓ بن وہب کی لڑکی نے ان کے ساتھ رشتہ منظور کر لیا۔ ہر شخص اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ ایک ہمہ صفت موصوف پاکباز مسلمان لڑکی کے ساتھ اس قدر کوشش کے بعد رشتہ میں کامیابی ان کے لئے کس قدر خوشی اور مسرت کا باعث ہوئی ہوگی اور کس طرح ان کا دل امنگوں اور آرزوؤں سے لبریز ہوگا۔ تقریب رخصتانہ کیلئے آپ بیوی کے لئے بازار سے تحائف خریدنے کے لئے نکلے اور عین اس وقت جبکہ سامان فراہم کرنے میں مصروف تھے منادی کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا۔

یَا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبِیْ وَ بِالْجَنَّۃِ اَبْشِرِیْ۔

یعنی اے خدا کے سپاہیو! جہاد کے لئے سوار ہو جاؤ اور جنت کی بشارت پاؤ۔

اس آواز کا کان میں پڑنا تھا کہ تمام ولولے سرد پڑ گئے اور جہاد کا شوق رگوں میں دوڑنے لگا۔ شادی کا خیال ہی دل سے نکل گیا۔ اور اس روپیہ سے تحائف کی بجائے تلوار، نیزہ اور گھوڑا خریدا، سر پر عمامہ باندھا اور مجاہدین کے لشکر میں جا شامل ہوئے۔ وہاں سے میدانِ جنگ میں پہنچے اور دادِ شجاعت دینے لگے۔ ایک موقع پر گھوڑا کچھ اڑا تو نیچے اتر آئے اور پا پیادہ تیغ زنی کرنے لگے حتیٰ کہ درجۂ شہادت پایا اور عروسِ تیغ سے ہمکنار ہوئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو تشریف لے گئے اور ان کا سر گود میں رکھا اور دعا فرمائی۔

(۲) معرکۂ یرموک میں حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت عکرمہؓ کو ایک دستہ کا افسر مقرر کیا۔ دشمن بہت زور پر تھا۔ حضرت عکرمہؓ نے یہ حالت دیکھی تو بلند آواز سے پکارا کہ کون موت پر بیعت کرتا ہے۔ فوراً چار سو جانباز سامنے آ کھڑے ہوئے۔ اور خدا کی راہ میں جانیں لڑا دینے کا عزم ظاہر کر کے دشمن پر ٹوٹ پڑے اور ان میں سے اکثر نے شہادت پائی۔

(۳) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی روایت سے احادیث میں ایک ایسا واقعہ بیان ہوا ہے کہ جس کو پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور مجاہدین اسلام کی جانبازی پر حیرت ہوتی ہے۔ آپ روایت کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں صفیں آراستہ ہوئیں اور حملہ ہونے لگا تو مَیں نے دائیں بائیں نظر دوڑائی۔ دونوں جانب انصار کے دو لڑکے پائے ان کو دیکھ کر مجھ پر افسردگی سی طاری ہو گئی۔ مَیں نے خیال کیا کہ جنگ میں دونوں پہلو جب تک مضبوط نہ ہوں لڑائی کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اور جب میرے دونوں پہلو اس قدر کمزور ہیں کہ دو کم سن اور نوعمر بچے کھڑے ہیں تو میرے لئے کوئی قابلِ ذکر لڑائی کرنے کا کیا امکان ہو سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابھی مَیں یہ خیال کر ہی رہا تھا کہ ان میں سے ایک لڑکے نے مجھے آہستہ سے پوچھا کہ چچا ابوجہل کون ہے جو مکہ میں آنحضرتؐ کو بہت تکالیف دیا کرتا تھا۔ مَیں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہوا ہے کہ اسے قتل کر دوں گا مَیں نے ابھی اس کے سوال کا جواب نہیں دیا تھا کہ دوسرے لڑکے نے بھی بالکل اسی انداز میں یہی سوال کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ان بچوں کے اس بلند ارادہ کو دیکھ کر مَیں سخت حیران ہوا اور خیال کرنے لگا کہ بھلا یہ بچے کس طرح اپنے عہد کو پورا کر سکتے ہیں جبکہ ابوجہل قریش کے بڑے بڑے نامی اور آزمودہ کار سپاہیوں کے حلقہ میں ہے۔ تاہم مَیں نے ان کو ہاتھ کے اشارہ سے ابوجہل کا پتہ دے دیا۔ میرا اشارہ ہی کرنا تھا کہ وہ دونوں نوعمر بچے باز کی طرح جھپٹے اور دشمن کی صفوں کو چیرتے ہوئے ابوجہل پر جا پڑے اور انہوں نے اس پھرتی سے اس پر حملہ کیا کہ ایک لمحہ میں اس کا سر خاک پر تھا۔ یہ سب کچھ اچانک ہوا۔ ابوجہل کے ساتھی دیکھتے ہی رہ گئے۔ یہ واقعات کس قدر عظیم الشان بہادری، جرأت اور شجاعت کی نشاندہی کر رہے ہیں اس کا اندازہ پڑھنے والے خود ہی کر سکتے ہیں۔

(باقی)

جماعت احمدیہ بستی رنداں کا کامیاب تربیتی جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان کے زیر انتظام تربیتی جلسہ سالانہ مؤرخہ ۲۶-۲۷ر ستمبر ۱۹۷۰ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ علاوہ مقامی احباب کے دیگر مختلف مقامات کے احباب نے کثیر تعداد میں شمولیت کی۔ جلسہ کی مختصر روداد ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔

مؤرخہ ۲۶ر ستمبر ۹ بجے تا ۱۱ بجے شب خاکسار کی صدارت میں پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مکرم مولوی آغا سیف اللہ خان صاحب مربی سلسلہ مقیم رحیم یار خان نے اور توحید باری تعالیٰ کے عنوان پر مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ملتان نے تقریریں فرمائیں۔

دوسرے روز صبح ۹ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر زیر صدارت مکرم محمد صدیق صاحب ہاشمی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن حکیم اور نظم کے بعد ماموریں کی صداقت کے معیار پر مکرم مولوی عبدالواحد صاحب معلم میر و شرقی نے، جماعت احمدیہ کی کامیابی کا راز پر مکرم مولوی آغا سیف اللہ خان صاحب مربی سلسلہ نے اور اسلامی عبادات کے موضوع پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے تقاریر کیں۔

۲۷ر ستمبر کا دوسرا اجلاس ½۳ بجے تا ½۵ بجے شام زیر صدارت مکرم محمد صادق صاحب ہاشمی نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خان منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن پاک اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام کے بعد سیرۃ النبیؐ پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے کارنامے کے موضوع پر مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ ملتان نے تقریریں کیں۔

تیسرا اجلاس ۹ بجے تا ½۱۰ بجے شب زیر صدارت مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ ملتان منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جماعت احمدیہ کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کے موضوع پر مکرم مولوی آغا سیف اللہ صاحب مربی سلسلہ نے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض اہم اور بابرکات تحریکات کے موضوع پر مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ نے تقریریں کیں۔ اجتماعی دعا پر جلسہ کی کارروائی انجام پائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس موقعہ پر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ڈیرہ غازی خان اور بعض دیگر ممبرات نے بھی شمولیت کی۔ مہمان خواتین اور مقامی مستورات کا ایک الگ تربیتی اجلاس بھی منعقد ہوا جس میں محترمہ صدر صاحبہ نے احمدی خواتین کی دینی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بہنوں کو زیادہ سے زیادہ دینی خدمات سرانجام دینے کی تحریک کی۔

جماعت احمدیہ بستی رنداں کے احباب شکریہ کے قابل ہیں کہ انہوں نے جلسہ کا اور باہر سے کثیر تعداد میں تشریف لانے والے احباب و خواتین کے قیام و طعام کا تسلی بخش انتظام کیا ہوا تھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار سردار فیض اللہ خان امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خان)

درخواست دعا

خاکسار کے سب بچوں کو کالی کھانسی اور نزلہ زکام کی شکایت۔ سب سے چھوٹے ڈھائی سالہ بچے کو چار پانچ روز سے مسلسل بخار ہے۔ جملہ احباب کی خدمت میں بچوں کی کامل و عاجل شفایابی اور اپنی جملہ پریشانیوں کی دوری کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبداللہ خان اجوروی خلافت لائبریری ربوہ)

چند ضروری حوالے

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی

قرونِ اولیٰ کے باعمل مسلمان

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں :-

"عہد فاروقی کا وہ واقعہ صفحات تاریخ سے ابھی تک نہیں مٹا جبکہ مسلمانوں کی ایک مٹھی بھر بے سرو سامان جماعت نے فارس کی ٹڈی دل فوجوں سے ٹکرا کر ان کے فوجی کمانڈر کو دربار شاہی میں یہ عرض کرنے پر مجبور کر دیا تھا کہ ہم اس جماعت سے کیسے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کا ہر سپاہی صبح سے شام تک آگرہ گھوڑے کی پشت پر بیٹھا ہوا میدانِ کارزار میں سرپوشی کرتا ہے تو شام ہوتے ہی کسی نرم گدے اور آرام کی خوابگاہ کی بجائے اس کی شب باشی کی جگہ ایک مصلّٰی ہوتا ہے اور جس وقت ہماری فوج خوابِ غفلت میں سرشار ہو کر اپنے وجود سے بے خبر ہوتی ہے ان کا سرِ نیاز اپنے مالک کے سامنے زمین پر رکھا ہوتا ہے اور وہ رو رو کر شاہِ عالم کو پکارتے ہوئے شام سے صبح کر دیتے ہیں ؎

ہم رات کو یاد کرتے ہیں جب سارا عالم سوتا ہے
ایک ٹیس جگر میں اٹھتی ہے اک درد سا دل میں ہوتا ہے

(علمی جواہر ریزے صلا۲)

بھلا جو قوم صبح و شام آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہونے والی ہو۔ اسے اللہ تعالیٰ اغیار پر کیوں نہ فتح و نصرت عطا فرمائے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ تربیت رہنے والے پاکباز بزرگ تھے ان کے اخلاق و اعمال۔ گفتار و کردار بے مثال ہی نہیں قابلِ رشک تھے یہی وجہ ہے کہ ان کے نیک نمونہ کو دیکھ کر لاکھوں سعید روحیں دیکھتے دیکھتے ہی حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئیں اور کوئی زیادہ طویل عرصہ نہیں گذرا تھا کہ اسلام عرب کی چار دیواری سے نکل کر دیگر کئی ایک ممالک میں پھیل گیا اور جا بجا اسلامی سلطنتیں قائم ہو گئیں اور اغیار بھی مسلمانوں کا سکہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔

عصرِ حاضر کے مسلمان

مولانا عبد الباری صاحب ندوی سابق استاد فلسفہ و دینیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن رقمطراز ہیں :-

"اب ہم ایسے مسلمان ہیں کہ ہم کو لوگ دیکھ کر الٹے اسلام ہی کو دور سے سلام کرتے ہیں ایک سفر میں راقم ہذا سے ایک تعلیم یافتہ ہندو نے اسلام کی طرف اپنا میلان ظاہر کیا اور سر کھول کر دکھایا کہ دیکھئے چوٹی بھی کٹا دی ہے لیکن کیا کروں کہ اسلام مذہب تو اچھا ہے لیکن آج کل اس کے نمائندے اچھے نہیں ان میں شریک ہونے کو جی نہیں چاہتا"

(تجدید تعلیم و تبلیغ صفحہ ۱۶۲ ایڈیشن اول مطبوعہ جون ۱۹۶۲ء)

مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی "فیوضِ یزدانی اردو ترجمہ الفتح الربانی" میں ایک مقام پر حضرت عبد القادر صاحب جیلانی علیہ الرحمۃ کا مندرجہ ذیل قول درج فرماتے ہیں :-

"تجھ پر افسوس ہے کہ تیری زبان مسلمان ہے مگر قلب مسلمان نہیں تیرا قول مسلمان ہے مگر فعل مسلمان نہیں تو اپنی جلوت میں مسلمان ہے۔ مگر خلوت میں مسلمان نہیں تجھے معلوم نہیں کہ جب تو نماز پڑھے گا۔ روزہ بھی رکھے گا اور سارے نیک کام کرے گا مگر ان اعمال سے اللہ تعالیٰ کی ذات مقصود نہ سمجھے گا تو تو منافق ہے اور اللہ عزوجل سے دور ہے اللہ کی جناب میں اپنے تمام افعال و اقوال اور خسیس مقاصد سے توبہ کر"

(فیوضِ یزدانی اردو ترجمہ الفتح الربانی اشاعت اول صفحہ ۳۲)

قرونِ اولیٰ کے مسلمان اور غیر قوموں کا تمدن و معاشرت

علامہ شبلی نعمانی صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہیں :-

"واقعہ یہ ہے کہ مسلمان جب مسلمان تھے تو انہوں نے کبھی غیر قوموں اور غیر زبانوں سے کسی کا تعصب نہیں ظاہر کیا اوروں کا تو کیا ذکر ہے خود شارع علیہ السلام نے غیر قوموں کی بہت سی باتیں پسند فرمائیں اور اختیار کیں ..... ملکی انتظامات میں بھی آپ نے غیر قوموں کے اصول و آئین پسند فرمائے اور اختیار کئے ......

آنحضرت صلعم کی چونکہ یہودیوں سے عام خط و کتابت رہتی تھی اس لئے آپ نے زید بن ثابت کو حکم دیا اور انہوں نے عبرانی سیکھ لی زید نے اس قسم کی ضرورتوں سے سریانی زبان بھی سیکھ لی تھی۔ حضرت عمر کے زمانے میں جب فتوحات کو نہایت ترقی ہوئی تو ولید بن ہشام نے کہا کہ میں نے شام کے سلاطین کو دیکھا ہے کہ ان کے ہاں فوج اور خزانہ کا جداگانہ دفتر مرتب رہتا ہے چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسی اصول کے موافق فوج اور خزانہ کا دفتر قائم کیا یہاں تک کہ نام بھی وہی عجمی یعنی دیوان رکھا جو بعینہٖ فارسی لفظ ہے۔ صحابہ میں سے بہتوں نے فارسی زبان سیکھ لی تھی۔ چنانچہ ہرمزان جو عجم کا ایک رئیس تھا۔ جب حضرت عمرؓ کے دربار میں آیا تو مغیرہؓ نے فارسی میں ان سے سوال و جواب کئے ....

غرض یہ امر محتاجِ شہادت نہیں کہ قرن اول کے مسلمانوں نے جب موقع اور ضرورت ہوئی تو معاشرت اور تمدن کے متعلق بے تکلف غیر قوموں کے اصول اور آئین اختیار کئے"

(اسلام کی عالمگیر صداقت صفحہ ۹۰۔۱۰۱ ناشر ادارہ ... مطبوعہ نومبر ۱۹۶۲ء)

جماعت احمدیہ چونکہ اسلام کے دوبارہ احیاء اور تجدید کے لئے باذنِ الٰہی کھڑی ہوئی ہے اور اس کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے دنیا کی تمام قوموں تک دعوتِ اسلام پہنچانا اور انہیں رسول پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے جھنڈے تلے لانا ہے اسلئے ہماری جماعت کے افراد کا یہ فرض ہے کہ وہ مختلف ملکوں کی زبانوں کو سیکھیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چل کر اگر کسی دوسری قوم میں ترقی و کامیابی کے بعض اچھے اصول دیکھیں تو انہیں اپنائیں کیونکہ اچھے اصول و آئین مسلمانوں کی کھوئی ہوئی متاع ہیں انہیں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ ایسا کرنا صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی تقلید ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں یہود کا پروپیگنڈا

مولانا کوثر نیازی صاحب اپنی ایک تصنیف میں لکھتے ہیں :-

"ان لوگوں (مراد یہود۔ ناقل) نے پلاطیس کے دربار میں پہنچ کر الٹی سیدھی کہانیاں گھڑ کر اس کے خوب کان بھرے یہ بھی کہا کہ مسیح سے خطرہ صرف ہمارے مذہب کو ہی نہیں آپ کی حکومت کو بھی ہے۔ اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت جہاں ہمارے مذہب کا جنازہ اٹھا دے گی۔ وہاں آپ کے اقتدار کے لئے بھی پیغامِ اجل ثابت ہوگی۔

(آئینہ تثلیث صفحہ ۶۹ ناشر مطبوعہ اردو پریس لاہور)

ان سطور میں یہود نامسعود کے جس الزام کا ذکر ہے ایسا ہی الزام مامورینِ ربانی پر ہر زمانہ کے مخالف لوگ لگاتے چلے آئے ہیں چنانچہ فرعون نے بھی اپنے ملک کے لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اشتعال دلاتے ہوئے کہا تھا کہ

اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَکُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ

یعنی مجھے اس بات کا بڑا فکر و ڈر ہے کہ وہ (موسیٰ علیہ السلام۔ ناقل) تمہارے مذہب کو نہ بدل دے یا یہ کہ وہ تمہارے ملک میں فتنہ و فساد پیدا نہ کر دے۔

روح جام عشق اکسیر لوٹی — اعصاب اور پٹھوں کے لئے لاجواب ٹانک نیز مردانہ طاقت میں بے مثال ہے۔ ایک ماہ کورس ۹۰ گولی بیس روپے
مصفی خون کینسر۔ ناسور۔ پھنسی پھوڑا جگر اور معدہ نیز دل کی تقویت کیلئے قیمت ایکماہ کورس تین روپے
نیاز گہارہ
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

دورِ ثانی میں وقفِ عارضی کا فریضہ ادا کرنیوالی

خواتین

(۴)

۶۹۸ - محترمہ سرور خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب روڈہ ضلع سرگودہا

۶۹۹ - ،، امۃ الحفیظ صاحبہ بیگم میجر بشیر احمد صاحب مرحوم سٹلائٹ ٹاؤن ،،

۷۰۰ - ،، محترمہ مقبول بیگم صاحبہ گوکھووال ضلع لائلپور

۷۰۱ - ،، زاہدہ چوہدری چک نمبر ۱۲۱ گوکھووال ضلع لائلپور

۷۰۲ - ،، فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ بڈھا خان صاحب چاہ اسمٰعیل والا ضلع ڈیرہ غازیخاں

۷۰۳ - ،، خدیجہ بی بی صاحبہ زوجہ موسیٰ خان صاحب ،، ،، ،،

۷۰۴ - ،، مریم بی بی صاحبہ دختر مستو خان صاحب چاہ گنجے والا ،، ،،

۷۰۵ - ،، فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ دین محمد صاحب ،، ،، ،،

۷۰۶ - ،، بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب ،، ،، ،،

۷۰۷ - ،، عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد اسمٰعیل خان صاحب فقیر والا ،، ،،

۷۰۸ - ،، بھاگ بھری صاحبہ زوجہ حاجی احمد صاحب بیلیو و بٹس ضلع سرگودہا

۷۰۹ - ،، احسان بی بی صاحبہ بنت گل شیر خان صاحب ،، ،،

۷۱۰ - ،، سلمیٰ بی بی صاحبہ والدہ وقار احمد صاحب چک سکندر ضلع گجرات

۷۱۱ - ،، مبارکہ بیگم صاحبہ دختر غلام محمد صاحب ،، ،،

۷۱۲ - ،، تہذیب النساء صاحبہ بنت محمد یعقوب صاحب چک ۲۴ الف کا چیلو ضلع تھرپارکر

۷۱۳ - ،، مسعودہ اختر صاحبہ معرفت سید جنود اللہ صاحب مرحوم سرگودہا

۷۱۴ - ،، بشیراں بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد رمضان صاحب راولپنڈی

۷۱۵ - ،، اقبال بیگم صاحبہ معرفت قمر الحق صاحب قریشی سید پوری گیٹ راولپنڈی

۷۱۶ - ،، آصفہ شمیم صاحبہ ،، ،، ،، ،,

۷۱۷ - ،، امۃ القدیر زاہدہ صاحبہ اہلیہ ملک محمد نواز صاحب

۷۱۸ - ،، ارشاد اختر صاحبہ بنت مکرم محمد صادق صاحب پیر محل ضلع لائلپور

۷۱۹ - ،، امۃ السمیع صاحبہ بنت مکرم ابوالعطاء صاحب ربوہ

۷۲۰ - ،، امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ دین محمد صاحب چک ۵۵ جڑانوالہ

۷۲۱ - ،، شریفہ بی بی صاحبہ اہلیہ غلام رسول صاحب

۷۲۲ - ،، نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ عبدالسمیع صاحب اسلم راولپنڈی

۷۲۳ - ،، رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری احسان اللہ صاحب بیداد پور ضلع شیخوپورہ

۷۲۴ - ،، مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ منیر احمد صاحب درگہ سید والہ ،، ،،

۷۲۵ - ،، طاہرہ بیگم صاحبہ بنت منیر احمد صاحب ،، ،، ،،

۷۲۶ - ،، مہر النساء صاحبہ عنایت پور سلانوالی ضلع جھنگ -

۷۲۷ - ،، عزیزہ اختر ،، ،، ،، ،،

۷۲۸ - ،، غلام فاطمہ صاحبہ معرفت صدر لجنہ اماء اللہ سلانوالی ضلع جھنگ

۷۲۹ - ،، صاحب خاتون صاحبہ

۷۳۰ - ،، زینب بی بی صاحبہ زوجہ میوہ خان صاحب چاہ فقیر والا ضلع ڈیرہ غازیخان

۷۳۱ - ،، عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ اللہ دوایا صاحب

۷۳۲ - ،، ام العطاء صاحبہ اہلیہ مکرم ابوالعطاء صاحب ربوہ

۷۳۳ - ،، امۃ الحی صاحبہ اہلیہ حافظ محمد عمر صاحب ڈیرہ غازیخان

۷۳۴ - ،، لال مائی صاحبہ زوجہ میاں خورشید احمد صاحب ،،

۷۳۵ - ،، بشریٰ صادقہ صاحبہ دارالرحمت ربوہ

۷۳۶ - ،، منور سلطانہ صاحبہ c/o لطیف احمد صاحب طاہر ربوہ

۷۳۷ - ،، لعل خاتون صاحبہ زوجہ عبدالماجد صاحب ایم اے ضلع ڈیرہ غازیخان

۷۳۸ - ،، طلعت رشیدہ صاحبہ ہیرہ مشرقی ضلع ڈیرہ غازیخان

۷۳۹ - ،، بشریٰ بیگم صاحبہ دختر چوہدری خدا بخش صاحب بڈھا گورایہ ضلع سیالکوٹ

۷۴۰ - ،، جنت بی بی صاحبہ زوجہ عبدالکریم صاحب عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ

۷۴۱ - ،، زرشادہ بیگم صاحبہ معرفت مبارک باجوہ صاحب چک ۳۲ جنوبی ضلع سرگودہا

۷۴۲ - محترمہ صفیہ بی بی صاحبہ بنت محمد حسن صاحب 194/R.B لائلپور

۷۴۳ - ،، بشریٰ بنت سردار احمد صاحب موہلنکے ضلع گوجرانوالہ

۷۴۴ - ،، خالدہ پروین صاحبہ اہلیہ چوہدری مبارک احمد صاحب لائلپور

۷۴۵ - ،، اہلیہ صاحبہ مکرم عبدالعزیز صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال ربوہ

۷۴۶ - ،، منظور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سلطان احمد صاحب پکا انوانہ ضلع جھنگ -

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تیرھویں سالانہ اجتماع کا پروگرام

منعقدہ ۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر ۱۹۶۹ء

پہلا دن ۱۶ اکتوبر بروز جمعہ

پہلا اجلاس

صرف ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع ہوگا

نوٹ :- ناصرات کی عمر سے چھوٹی بچیوں کو آنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ صرف ۸ سے ۱۵ سال تک کی بچیاں آئیں۔ تمام ناصرات پونے ۸ بجے جامعہ نصرت کے گراؤنڈ میں جمع ہو جائیں اپنے جھنڈوں کے ساتھ ممکن ہو تو جمعرات کی شام کو ان کی نگران اپنی مقررہ جگہ دیکھ لیں

۷-۰۰ تا ۸-۰۰ ناصرات کے بڑے گروپ کی کھیلیں

کھیلوں کے بعد تمام ناصرات جلسہ گاہ میں خاموشی سے پہنچ جائیں۔

۸-۰۰ تا ۸-۳۰ افتتاحی دعا

۸-۳۰ تا ۸-۴۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۸-۴۰ تا ۹-۰۰ افتتاحی تقریر صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۹-۰۰ تا ۱۰-۰۰ سب سے چھوٹے گروپ یعنی ۸ - ۹ - ۱۰ سال کا تقریری مقابلہ

۱۰-۰۰ تا ۱۰-۱۰ نظم

۱۰-۱۰ تا ۱۱-۱۰ درمیانہ گروپ یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ سال کی بچیوں کا تقریری مقابلہ

۱۱-۱۰ تا ۱۱-۲۰ نظم

۱۱-۲۰ تا ۱۲-۰۰ بڑے گروپ یعنی ۱۴، ۱۵ سال کی بچیوں کا تقریری مقابلہ

نوٹ :- تقریری مقابلوں میں ہر شہر کی طرف سے صرف ایک لڑکی ایک مقابلہ میں شامل ہو سکتی ہے اور شامل ہونے والیوں کے نام اجتماع سے چند روز قبل ان کی لجنہ کی وساطت سے پہنچ جانے چاہئیں۔ براہِ راست کوئی نام نہیں لیا جائے گا۔

وقفہ برائے کھانا و نماز جمعہ

بڑے گروپ کی ناصرات کی تلاوت اور حفظ قرآن کا مقابلہ ۲ بجے جمعہ کے بعد دفتر لجنہ میں ہوگا۔

چھوٹا گروپ :- مبارکہ صاحبہ

درمیانہ ،، :- محسنہ صاحبہ ٹیچر نصرت گرلز سکول

بڑا ،، :- عطیہ صاحبہ ٹیچر ماڈل سکول

ناصرات کا دینی معلومات کا پرچہ ۱۷ اکتوبر بروز ہفتہ صبح ۷ بجے دفتر لجنہ کے چھوٹے میدان میں ہوگا۔ جس میں دوران سال کے نصاب کے علاوہ عام دینی معلومات بھی پوچھی جائیں گی۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

۱ - خاکسار کے محکمانہ ترقی والے مقدمہ کی آئندہ تاریخ سماعت اور فیصلہ ۱۲ نومبر مقرر ہوئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے سرخرو فرمائے۔ (احمد حسین باجوہ لائلپور)

۲ - بندہ محکمانہ تکالیف کی وجہ سے سخت پریشان ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ میری تمام پریشانیوں کو دور فرمائے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔ (مقبول احمد کھیتی داؤد خیل)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے پانچ صد روپیہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرہ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۷۶۴ محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالعزیز صاحب مرحوم کوئٹہ ۳۰۰/-
۷۶۵ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ بنت شیخ بشیر احمد صاحب " ۲۵۰/-
۷۶۶ محترمہ زکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد اقبال صاحب " ۳۰۰/-
۷۶۷ محترمہ نیاحنہ رشید صاحبہ " ۲۵۰/-
۷۶۸ محترمہ فرخندہ بشیر صاحبہ " ۲۰۰/-
۷۶۹ محترمہ قدیر بیگم فرزانہ امۃ المتین صاحبہ " ۲۵۰/-
۷۷۰ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ میاں محمد صدیق صاحب ۲۵۰/-
چوہان شاہین کراکری گولبازار ربوہ

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے (مینجر الفضل)

نمائندہ "الفضل" سے تعاون کرنے والے احباب

اخبار "الفضل" سلسلہ احمدیہ کا ترجمان ہے اس میں روحانی، علمی اور تربیتی قسم کے بیش قیمت مضامین شائع ہوتے ہیں "الفضل" کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں مخلصین جماعت اکثر تعاون فرماتے رہتے ہیں چنانچہ حال ہی میں نمائندہ "الفضل" مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی نے جن مختلف مقامات کا دورہ کیا ہے ان مقامات کے احباب نے ان سے کما حقہ تعاون فرمایا ہے۔ خاص تعاون کرنے والے احباب کے اسمائے گرامی بطور شکریہ ہم ذیل میں درج کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان دوستوں کو مزید نیکیوں کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

مکرم شیخ محمد خورشید صاحب ریلوے کالونی ملتان
" مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ مقیم ملتان
" محمد علی صاحب (آف دانہ زید کا) شیزان لمیٹڈ ملتان
" محمد صدیق صاحب ہاشمی صدر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان
" سعادت احمد صاحب متعلم بی اے " "
" سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال "
" نعیم الرحمن صاحب طارق کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ
" چوہدری مظفر حسین صاحب محمد آدم عام تحریک جدید اراضیات لیہ ضلع مظفر گڑھ
" شیخ انور احمد صاحب ساہانو محالیہ ضلع مظفر گڑھ
" چوہدری فضل احمد صاحب ایڈووکیٹ لیہ ضلع مظفر گڑھ

مینجر روزنامہ "الفضل" ربوہ۔

اطفال الاحمدیہ ـــــ اور ـــــ حفظ ستره آیات

سستوں کو بیدار کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اطفال الاحمدیہ کی حفظ سترہ آیات کے متعلق ۹ اگست تک کی رپورٹ پیش کی گئی تو حضور نے ارشاد فرمایا

"سستوں کو بیدار کریں"

حضور کا یہ ارشاد اس امر کا متقاضی ہے کہ حفظ سترہ آیات کے سلسلہ میں اب مزید سستی اور تاخیر نہیں ہونی چاہیئے اس لئے جملہ قائدین خدام الاحمدیہ اور ناظمین اطفال سے التماس ہے کہ از راہ کرم جلد از جلد اپنی اپنی مجلس کے سو فی صدی اطفال کو سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرائیں اور مرکز کو اپنی مساعی کے نتائج سے مطلع فرمائیں (نائب سیکرٹری تربیت شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

حب مقوی اعصاب

اعصاب کو طاقت دیتی ہیں۔ فالج۔ لقوہ کسی اعضا کا کمزور ہو جانا ہاتھ پاؤں سن ہو جانا جسمانی اعصابی اور جوڑوں کی دردوں میں اکسیر ہے معدہ کو طاقت دیتی ہیں اور سوء ہضم کی وجہ سے اختلاج قلب میں مفید ہیں بیالیس گولیاں ۴/- روپے فہرست ادویہ خط لکھ کر طلب فرمائیں

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

ھو الشافی

عام استعمال کی ادویات

کیورٹیو۔ نزلہ۔ زکام۔ بخار انفلوئنزا نمونیہ سرسام وغیرہ کے لئے از حد مفید ہے سردی کے اثر کو فوراً دور کرتی ہے پیکنگ ۱/۷۵، ۱/- ، ۳/- روپے

ڈائی جسٹین۔ بد ہضمی پیٹ درد اور بھوک کی کمی وغیرہ کا بہترین علاج ہے پیکنگ ۱/- اور ۱/۵۰

فیور کیور۔ ٹائیفائڈ (تپ محرقہ) کیلئے مجرب ہے ملیریا اور دیگر بخار تو عموماً بفضلہ تعالیٰ ایک گولی سے ہی ٹوٹ جاتے ہیں پیکنگ ۱/۵۰ ، ۲/- اور ۴/- روپے

مینوفیکچررز: گیلوز ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵۵ سرکلر روڈ بلڈنگ لاہور

تقسیم کنندگان ڈاکٹر ماجد ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

درخواست دعا

میرا لڑکا محمد لطیف بٹ اچانک چوٹ لگ جانے کی وجہ سے بیمار ہے اور میری لڑکی بھی بیمار ہے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (والدہ محمد حنیف بٹ دارالیمن ربوہ)

پوسٹل لائف

کا بونس صرف ایک نام سے دیا جاتا ہے۔ لیکن دوسری کمپنیوں کے مختلف نام سے دیئے گئے تمام بونسوں سے کہیں زیادہ ہے۔ پوسٹل لائف کا کارنامہ زیادہ

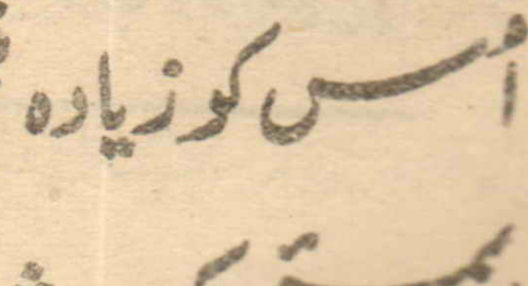

بونس دینا ہی نہیں بلکہ اس کو زیادہ فخر اپنی سب سے کم پریمیم کی شرح پر ہے۔

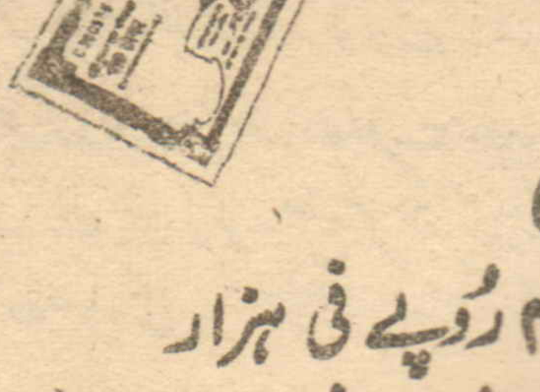

شرح بونس

تاحیات پالیسی ـــــ ۴۲ روپے فی ہزار
میعادی پالیسی ـــــ ۳۳ روپے فی ہزار

پوسٹل لائف انشورنس

بائبل میں اللہ تعالیٰ کی جو صفات بیان ہوئی ہیں ان سے قرآنی صفات کو امتیاز حاصل ہے

قرآن نے اِن صفات کی باریکیوں کو بیان کیا ہے اور اِن مضامین میں وسعت پیدا کی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفاتِ باری کے متعلق قرآنی تعلیم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مجھے یاد ہے ایک دفعہ مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک جرمن نومسلم نے مجھ سے کوئی سوال کیا ہے جس کے جواب میں مَیں نے اللہ تعالیٰ کی بعض صفات پیش کی ہیں جن میں سے ایک ربّ بھی ہے۔ اِس پر اُس جرمن نومسلم نے کہا کہ اِن صفات کا ذکر تو بائبل میں بھی آتا ہے۔ اِس فقرہ کے دونوں معنے ہو سکتے تھے یہ بھی کہ چونکہ بائبل میں بھی بعض صفات کا ذکر ہے اِس لئے یہ دلائل عیسائیوں پر بھی اثر کر سکتے ہیں اور یہ معنے بھی ہو سکتے تھے کہ گویا قرآن کریم بائبل کی نقل کرتا ہے۔ مَیں نے اِن دونوں معنوں کا خیال کر کے دل میں سوچا کہ یہ نومسلم ہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے دل میں یہ خیال آیا ہو کہ قرآن کریم کی بہت سی تعلیم بائبل سے ملتی جلتی ہے پھر اس کی فضیلت کیا ہوئی؟ اس خیال کے پیدا ہونے پر مَیں نے بڑے جوش سے ان کے سامنے تقریر شروع کی کہ بائبل میں جو یہ صفات آئی ہیں اُن سے قرآنی صفات کو امتیاز حاصل ہے۔ بائبل میں محض رسمی ناموں کے طور پر وہ صفات بیان کی گئی ہیں اور قرآن کریم نے ان صفات کی باریکیوں کو بیان کیا ہے اور ان مضامین میں وسعت پیدا کی ہے اور ان کے راز بیان کئے ہیں۔ چنانچہ مَیں نے کہا دیکھو ربّ کا لفظ ہے بائبل نے بھی خدا تعالیٰ کو پیدا کرنے والا یا پالنے والا کہا ہے یا زمین و آسمان کا خالق کہا ہے لیکن قرآن کریم یہ نہیں کہتا۔ بلکہ قرآن کریم سورۃ فاتحہ میں خدا تعالیٰ کو ربّ العالمین کے طور پر پیش کرتا ہے اور لفظ ربّ اور لفظ عالمین دونوں اپنے اندر امتیازی شان رکھتے ہیں۔ ربّ صرف اسی مضمون پر دلالت نہیں کرتا کہ وہ پیدا کرنے والا ہے اور پالنے والا ہے بلکہ اس امر پر بھی دلالت کرتا ہے کہ وہ نہایت ہی مناسب طور پر انسان کی باریک در باریک قوتوں اور طاقتوں کو درجہ بدرجہ اور مناسبِ حال ترقی دیتا چلا جاتا ہے اور عالمین کا لفظ محض زمین اور آسمان پر دلالت نہیں کرتا بلکہ زمین و آسمان کے علاوہ مختلف اصناف کی مختلف کیفیتوں پر بھی دلالت کرتا ہے اور یہ مضمون پہلی کتب میں بالکل بیان نہیں ہؤا۔ مثلاً عالمین میں جہاں یہ مُراد ہے کہ اِس جہان کا بھی ربّ ہے اگلے جہان کا بھی ربّ ہے، آسمانوں کا بھی ربّ ہے اور زمینوں کا بھی ربّ ہے۔ وہاں اِس طرف بھی اشارہ ہے کہ عالمِ اجسام اور عالمِ ارواح اور عالمِ نساء اور عالمِ رجال اور پھر عالمِ فکر اور عالمِ شعور اور عالمِ تصور اور عالمِ تقدیر اور عالمِ عقل اِن سب کا بھی وہ ربّ ہے یعنی وہ صرف روٹی ہی مہیا نہیں کرتا۔ وہ صرف انہی چیزوں کو مہیا نہیں کرتا جو جسموں کو پالنے والی ہیں بلکہ وہ ارواح کے پالنے کا بھی سامان کرتا ہے اور پھر مختلف تقاضے جو انسان کی فطرت میں پائے جاتے ہیں اُن میں سے ہر ایک کی نشوونما کے لئے اُس نے قرآن کریم میں تعلیم دی ہے۔ چنانچہ اس قسم کے مضمون پر مَیں تفصیلی لیکچر ان کے سامنے دے رہا ہوں اور خود مجھے بھی نہایت لذّت اور سرور حاصل ہو رہا ہے اور مَیں محسوس کرتا ہوں کہ ایک نیا مضمون اور نئی کیفیت میرے اندر پیدا ہو رہی ہے۔ یہی لیکچر دیتے دیتے میری آنکھ کھُل گئی"۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷)

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے طفیل اللہ تعالیٰ کی انتہائی محبت بے شمار لوگوں کو نصیب ہوئی۔ خدا تعالیٰ سے ان کا زندہ تعلق قائم ہؤا۔ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے الہام اور کلام سے نوازا۔ اور اب اِس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو آسمانی پانی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل کر کے ہمیں دیا اس کے نتیجہ میں لاکھوں آدمی اللہ تعالیٰ کی محبتِ ذاتی کے طفیل ایسے جماعت میں پیدا ہوئے جن سے خدا ہمکلام ہوتا ہے۔ ان خوش نصیب لوگوں میں جن سے خدا تعالیٰ نے ذاتی تعلق قائم کر کے انہیں ہمکلامی کا شرف بخشا ہے صرف ایک ملک کے لوگ نہیں ہیں بلکہ ان میں افریقہ والے بھی ہیں امریکہ والے بھی ہیں یورپ والے بھی ہیں۔ الغرض مختلف ملکوں اور مختلف قوموں کے افراد ان میں شامل ہیں۔ اور وہ اِس یقین پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اُن بندوں سے جو اپنی زندگیوں کو پاک اور مطہر بناتے ہیں اور محبتِ ذاتی کے وصف سے متصف ہو جاتے ہیں ذاتی تعلق قائم کرتا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس سے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ ایک پرسنل (Personal) خدا ہے۔ چونکہ پرسنل خدا پرسنل مشاہدہ سے تعلق رکھتا ہے اِس لئے جس نے ذاتی مشاہدہ کیا ہے کہ ذاتی تعلق پیدا کرنے والا خدا ہے دنیا کی کوئی طاقت اس کے ایمان کو متزلزل نہیں کر سکتی۔ فلسفیانہ دلائل، منطقی توجیہات اور اسی قسم کے دوسرے منصوبے اس کے ایمان باللہ پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ لاکھوں کروڑوں انسانوں کی شہادت موجود ہے کہ ذاتی تعلق قائم کرنے والا خدا ہے۔ جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نعمت حاصل ہے اور وہ ہر روز اس کا مشاہدہ کر رہی ہے۔

• حضور نے آخر میں احباب کو زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کرنے اور اپنے اِس امتیاز کو برقرار رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہمیں چاہیئے کہ ہم اِس نعمت کی قدر کریں اور اس کی قدر و قیمت کو پہچانیں اور مسلسل اِس کوشش میں لگے رہیں اور دعائیں کرتے رہیں کہ نہ صرف ہمارا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم رہے بلکہ ہماری ہر اگلی نسل بھی خدا سے زندہ تعلق رکھنے والی ہو اور فلسفہ کا زہر اس پر کبھی اثر نہ کر سکے وہ اس سے ہمیشہ ہی محفوظ و مامون رہے۔

نیز حضور نے دعا کی تحریک کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ اپنے ملک کے لئے بھی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر قسم کے فتنہ سے بچائے اور سب پاکستانیوں کو بعض امور میں اختلاف رکھنے کے باوجود آپس میں محبت اور پیار کرنے کی توفیق دے تا ملک ہر لحاظ سے ترقی کرے اور ترقی کے میدان میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جائے۔ آمین۔

اِس پُر معارف خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جُملہ حاضرین شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد احباب نے حضور کی اقتداء میں نمازِ عشاء ادا کی جس کے بعد مجلس ارشاد کا یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہؤا۔

اِس میں نہ صرف ربوہ کے احباب نے بلکہ سرگودہا اور بعض دوسرے مقامات کے احباب نے بھی ربوہ پہنچ کر شرکت کی سعادت حاصل کی۔

• ہماری والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ڈاکٹروں نے ان کے پیٹ کا اپریشن تجویز کیا ہے جو کہ ۵ اکتوبر کو سر گنگا رام ہسپتال میں ہو گا۔

صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احبابِ جماعت سے التماس ہے کہ وہ محترمہ والدہ صاحبہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

پسران چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم
سابق منیجر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان

قابلِ توجہ حفاظ قرآن کریم جماعت احمدیہ

رمضان المبارک میں اب تھوڑا وقت باقی ہے۔ جماعتوں کی طرف سے تراویح پڑھانے کے لئے حفاظ کے مطالبات آ رہے ہیں۔ جو حافظ صاحبان نظارت اصلاح وارشاد کی معرفت کسی جماعت میں تراویح پڑھانا چاہیں وہ مع تصدیق صدر جماعت نظارت اصلاح و ارشاد میں درخواست بھجوائیں۔

عبدالمالک خان
نائب ناظر اصلاح وارشاد

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا